حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

اور

مسلک اہل سنت وجماعت

رشحات قلم
نبیرہ: شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان
مخدومی و مکرمی قبلہ آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی مدظلہ

ادارہ مظہر اسلام، لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُجدّدِ اعظم

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی

الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

مُصنّف

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

کا

نظریۂ توحید

خطاب

ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز

ترتیب و تدوین

حافظ تنویر حسین مجددی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مجدد الف ثانی
اور
مسلک اہل سنت وجماعت

رشحات قلم

نبیرہ: شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان
مخدومی ومکرمی قبلہ آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی مدظلہ

بجذمت محمد یوسف
کی خدمت
معہ نذر
نثار احمد جان
۹/۵/۲۰۱۳

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر 40

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ **محمد مظہر اللہ** رحمۃ اللہ علیہ
شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری۔ دہلی

بفیضان نظر

مجدد عصر سعادت لوح وقلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب ــــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت و جماعت

مصنف ــــــــ حضرت آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی

صفحات ــــــــ ۱۶

تعداد ــــــــ (۱۱۰۰) گیارہ سو

پروف ریڈنگ ــــــــ قدرت اللہ بیگ (میر پور خاص، سندھ)

اشاعت بار اول ــــــــ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ/ جنوری ۲۰۱۱ء

مطبع ــــــــ شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

ھدیہ ــــــــ دُعائے خیر معاونین، ادارہ مظہر اسلام

نوٹ ــــــــ بیرونی حضرات -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

ادارۂ مظہر اسلام

64/3۔ نئی آبادی، مُجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور: 54840

marfat.com

ابتدائیہ

آج[1] ہم الحمدُ للہ! دوسرے ہزار سال کے مجدّد علیہ الرحمہ کے حضور، اُن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زندہ قومیں کبھی اپنے محسنوں کے اِحسانات کو فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ شُکر گزاری کے ساتھ انھیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مُجدد الف ثانی کی رُوحِ پرفُتوح یقیناً ہماری ان حقیر کاوشوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمیں اُن کی اور سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعائیں اور رُوحانی امداد ضرور حاصل ہو گی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو جتنی زیادہ محبت و اُلفت مسلکِ اہلِ سنت و جماعت سے تھی۔ اس کے اظہار سے یقیناً ہمیں آنجناب علیہ الرحمہ کی خُوشنودی حاصل ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ!!

---

[1] برموقع چوتیسویں سالانہ قومی امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس مورخہ 30 جنوری 2011 بروز اتوار 9 بجے دن بمقام ایوانِ اقبال، ایجرٹن روڈ، لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اُسی کے گرد گھومنا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اُس کے عقائد و تعلیمات میں بنیادی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس مذہب کی اصل صورت ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا ایک زبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نظام اُس کو اپنے مرکزی دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اُس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مصلحین و مُجدّدین، عُلما، و صُلحاء کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے متقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ''عُلماء اُمّتی کانبیاءِ بنی اسرائیل (میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یجدد لھا دینھا (اخرجہ ابوداؤد) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر صدی کے سرے پر مُجدد (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اُس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے''۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: ''گیارھویں صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا اہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اُس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (خواجہ کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، رکن اول، مطبوعہ لاہور صہ ۳۷، ۳۸ بحوالہ جامع الدُرر)۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو ''صِلہ'' (ملانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اُسی کے گرد گھومنا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اُس کے عقائد و تعلیمات میں بنیادی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس مذہب کی اصل صورت ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا ایک زبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نظام اُس کو اپنے مرکزی دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اُس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مصلحین و مُجدّدین، عُلما، وصُلحاء کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ''عُلماء اُمّتی کانبیاءِ بَنِی اسرائیل (میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِ مِائَۃِ سِنَۃٍ مَّنْ یجد دلھا دینھا (اخرجہ ابوداؤد) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر صدی کے سرے پر مُجدد (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اُس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے''۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: ''گیارھویں صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا اہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اُس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (خواجہ کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، رکن اول، مطبوعہ لاہور صہ ۳۷، ۳۸ بحوالہ جامع الدُرر)۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو 'صِلہ'' (ملانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

marfat.com

میں داخل ہوں گے‘‘۔ (جلال الدین سیوطی، جمع الجوامع، بحوالہ جواہر مجددیہ صہ ۱۵)۔
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ وہ واحد اُمتی ہیں، جنھوں نے تحدیثِ نعمت کرتے ہوئے اپنے آپ کو ’’صِلَةٌ بین البحرین‘‘ قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے دریائے شریعت و طریقت کو ملا کر ایک کر دیا۔ واقعتاً حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مصلحین کرام میں مصلح و مجدد ہزارۂ دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص اُن کی اس حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہلِ سنت ہی فرقۂ ناجیہ، اسلام کا مرکز اور دِل ہے۔ اور اہل سنت میں بھی حنفی، نقشبندی، اور ماتریدی ہونا، اسلام کا عین قلب ہے۔ اس حقیقت کا ادراک نومسلم انگریز مُستشرق پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انھوں نے دیکھا کہ سارے جہاں کے دشمنانِ اسلام اہلِ سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے سارے دعویداروں کے ظاہر یا باطن میں مُعین و مددگار ہیں۔ اِس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراطِ مستقیم: از استاذی پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی ذات گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین یا مرکز ہے۔ اِس حیثیت سے آپ نے مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کی حفاظت و بہتر تشریح و توضیح کی۔ مسلک اہلِ سنت کو اِس طرح سے پاک و صاف کیا جیسے صراف سونے کو کٹھالی میں ڈال کر تپا کر پاک و صاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک اہلِ سنت کو ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزمایا جا سکے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھوٹے کو پہچانا نہیں جا سکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے ’’منزلِ مقصود‘‘ تک جو کہ اسلام کا مطمع نظر ہے پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

marfat.com

امتدادِ زمانہ سے جو مکروہات عقائدِ اہلِ سنت میں در آئے تھے اُنہیں نکالا۔

شیخ فرید بخاری علیہ الرحمہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ:

''شرع شریف کے مُکلّف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علمائے اہل سنت شَکَرَ اللّٰہُ تعالیٰ سَعْیُھُمْ کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں۔ کیوں کہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے۔ اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور اُن کے متبعین ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب وسنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیالِ فاسد میں کتاب وسنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے اخذ کردہ معانی میں سے ہر معانی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے''۔ (بنام شیخ فرید مکتوب ۱۹۳' دفتر اول' مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۴ء) اہلِ سنت کے لیے ایک نہایت پُر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک یا اُس کے اِس فرقہ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت' جو اسلام کا مرکز ومحور ہے، کے مسلک پر تند وتیز حملے ہو رہے تھے۔ کُفار اور گم راہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہل سنت و جماعت کی شیرازہ بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہل سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات گرامی ہی وہ واحد ہستی تھی کہ جن کو بقول علامہ اقبال:

ع **اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار!!**

آپ کو ان خطرات کی سنگینی کا شدید ادراک بھی تھا، اور آپ کی ذات گرامی ہی

marfat.com

اُمت مسلمہ کی وہ واحد سر برآوردہ ہستی تھی جو ان خطراتِ عظیم کا کما حقہٗ مقابلہ کر سکتی تھی۔ آپ کا سر مبارک ہی وہ موزوں ترین سر تھا کہ جس پر ''مجدّد الف ثانی'' کا تاجِ زرّیں سجایا جا سکتا تھا۔

قارئین کرام! یقین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کفار و مُنافقین، گم راہ فرقوں، بالخصوص گم راہ مُتصوّفین، دہریوں اور شیعوں کے سخت ترین حملوں سے مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور ظالم و جابر بادشاہوں' جو اپنی خدائی کا فرعون و نمرود کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو سجدے کراتے تھے۔ اُن کی خدائی اور غرور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو نجانے کتنی بڑی خرابی دین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ نے ہر ہر محاذ پر مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر ہو یا اِلحاد اکبری کی اُٹھتی ہوئی آندھی، آپ نے ہر لہر کے تھپیڑے سہے اور ہر طوفان کا رُخ موڑ دیا، کہ جس کے جھونکے مسلکِ اہلِ سنت کے چراغ کو بُجھانے کے درپے تھے۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے احسانات کو شکر گزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں تک فرما دیا:

> **''اُن کی جلالتِ شان یہاں تک پہنچی کہ اُن کے متعلق بے خوف و خطر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُن سے محبت رکھنے والا مؤمن متّقی ہے اور اُن سے عداوت رکھنے والا فاجرِ و شقی ہے''** (شیخ محمد صالح زواوی: نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، مکہ مکرمہ ۱۳۰۰ھ، ص ۳۰، بحوالہ مجدد ہزارۂ دوم از: پروفیسر ڈاکٹر مولینا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذاتِ گرامی، مسلک اہل سنت و جماعت کا عین اور مرکز ہے۔ لہٰذا مسلک دیوبند کے مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء)، مسلک اہل حدیث

marfat.com

کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء)۔ مسلک بریلوی کے قائد مولینا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) اور جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) الغرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

(صراط مستقیم: ص ۵: از استاذی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ)

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو مختصراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسلک اہل سنت و جماعت کی اساس ہیں۔

آپ کے ارشادات عالیہ:

✪ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ مقدس کے ساتھ موجود ہے، اور تمام اشیاء اُس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔ ❶ (صراط مستقیم ص ۸)

✪ **توحید** سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق تعالیٰ کی توجہ سے خلاصی حاصل ہو جائے جب تک دِل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرِفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو' توحید والوں سے نہیں ہے'' ❷ (بحوالہ صراط مستقیم ۸)

✪ نقائص و عیوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں: ''اور نقائص کی باتیں حق سبحانہ وتعالیٰ کی جَنابِ اَقدس میں مَسلوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جواہر، اجسام اور اعراض کی صِفات ولَوازِم سے پاک اور مُنَزَّہ ہے۔ نیز زمان ومکان اور جہت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں گنجائش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں''۔ (۳)

✪ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کے قائل ہیں اور اِس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالیٰ کا دیدار فرمایا:

marfat.com

''شبِ معراج میں آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (باری تعالیٰ) دنیا میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس رات جب مکان وزماں کے دائرے سے باہر پہنچ گئے۔ اور تنگی مکان سے نکل گئے تو اَزل و اَبد کو آنِ واحد پایا۔ اور ابتداء و انتہا کو ایک نُقطہ میں مُتحد دیکھا، اہلِ بہشت کو جو ہزار ہا سال کے بعد بہشت میں جائیں گے، دیکھ لیا''۔ (۴)

- نیز فرماتے ہیں: ''قرآن مجید خداوند جلّ سلطانہ' کا کلام ہے...'' (۵)
- ''طریقت وحقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں'' (مکتوبات' جلد اول' مکتوب ۴۰)
- ''طریقت وشریعت ایک دوسرے کا عین ہیں''
- ''طریقہ نقشبندیہ میں سُنت کی پیروی لازم ہے'' (مکتوبات' جلد اول' مکتوب ۳۱۴)
- آپ علیہ الرحمہ نے جہانگیر کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں آپ فرماتے ہیں کہ ''حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل وعُلا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللّٰہِ (میری پیدائش اللہ کے نُور سے ہوئی ہے)'' (٦)

○ فرماتے ہیں: ''جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے مُنکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت و رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے مُمتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مُشرف ہو گئے اور نجات پا گئے'' (۷)

- آپ فرماتے ہیں کہ: ''حضور انور ﷺ کا سایہ نہ تھا'' (۸)
- ''عظمت مصطفیٰ ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیائے کرام آپ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوں گے''(۹)

- آپ نے محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اُس کو دیوانہ نہ کہا جائے''۔(۱۰)
- میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں:''مجلس میلاد شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟''(۱۱)
- آپ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بلکہ ابرار (نیکوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں (۱۲)
- آپ افضلیت شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔(۱۳)
- ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں۔

(دفتر اول مکتوب ٦٦)

- آپ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔(۱۴)
- حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریف کو نقل فرمایا ہے۔(۱۵)
- آپ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضگی کی تہدید پر حدیث شریف لائے ہیں۔(۱۴)
- اُمہات المؤمنین رضوان اللہ علیہن اجمعین بالخصوص ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان فرمائی ہے (دفتر دوم مکتوب ۳٦) فرماتے ہیں: ''وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کا مُحب نہیں سمجھتا

marfat.com

اور اہلِ بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحابِ ثلاثہ کی شان میں تبرا کرنا شیعیت ہے۔ اور صحابہء کرام سے بیزاری قابل مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس گواہ رہیں، میں شیعہ ہوں" (۱۶)

- بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "بوقتِ موت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے" (۱۷)
- آپ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا: "ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اِس اُمت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دونوں پر فضیلت دے وہ مفتری ہے۔ اور میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں:" (۱۸)
- خُطبہ میں خلفائے راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم، مکتوب ۱۵)

- آپ نے مسلکِ اہل سنت کے دفاع میں رسالہ "ردِ روافض" جیسی بنیادی اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔
- دشمنان صحابہ کو گم راہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۵۱)
- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف صحبت کی وجہ سے اُمت مسلمہ میں سب سے برتر خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۵۹)
- مشاجرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیک نیتی پر مبنی تھے۔

marfat.com

(دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

- اہلِ بیت عظام کی محبت جزوِ ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- فرقہ ناجیہ صرف اہلِ سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)
- اعتقادی خرابی میں مغفرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۲۷)
- آپ کو سُنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)
- جس امر میں سُنت و بدعت دونوں کا احتمال ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔

  (دفتر اول، مکتوب ۳۱۳)
- محبت وصحبتِ اولیاء کی تاکید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ''ان کی صحبت کی کیا برکتیں بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزّ وجلّ کے دوست کسی بھی شخص کو قبول کرلیں۔ چہ جائیکہ اُس کو محبت وقربت سے ممتاز فرمائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں کبھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ اُن کی صحبت کو غنیمت جانیں اور آداب محبت کو مدنظر رکھیں تا کہ تاثیر پیدا ہو'' (جلد اول، مکتوب ۸۷)
- آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر والیاس علیہما السلام نے آپ سے فرمایا کہ ''ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۸۲)
- آپ انبیاء واولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: ''آپ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول محال ہے۔'' (دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)
- اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے مکاتیب ہیں۔
- آپ محافلِ عُرس میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۳۳)
- مگر سرور وغنا کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۲۶)

marfat.com

✪ آپ نے حکم دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار کی چادر آپ کے کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خواجہ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، ص ۲۸۴)

✪ آپ اِیصال ثواب کے قائل تھے۔

(دفتر اول، مکتوب ۱۴۲ اور دفتر دوم، مکتوب ۳۶، و دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

✪ وہ بچشم خود مُلاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصال ثواب سے مرحومین مُستفیض ہو رہے ہیں۔ (۱۹)

✪ آپ جتنا سُنتوں پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعات سے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں۔ (۲۰)

✪ آپ نے اِحیاءِ سنّت کی تحریک چلائی۔ (۲۰)

✪ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: ''مگر اِس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے، بدعتوں کی ظلمتوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں'' (۲۱)

✪ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ، حضرت جعفر الصادق علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔'' (۲۲)

✪ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے''۔ (۲۳)

✪ ایک اور جگہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد، حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے اجتہاد کے مُوافق ہوگا'' (۲۴)

✪ امام اعظم کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۲)

marfat.com

✪ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''بلا تکلف و تعصّب کہا جاسکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے...اور ظاہری طور پر بھی جب مُلاحظہ کیا جاتا ہے تو اہل اسلام کا سوادِ اعظم (بہت بڑی اکثریت) امام ابوحنیفہ علیہم الرضوان کا مُتبع ہے۔'' (۲۵، ۲۶)

✪ امام ابوحنیفہ کے مخالفین جو اُن کے ورع و علم کا اعتراف کرتے ہوئے بھی ان کو نہیں مانتے، اس بارے میں فرماتے ہیں: ''حق سبحانہٗ وتعالیٰ ان حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے پیشوا اور اہل اسلام کے سردار (امام ابوحنیفہ) کی دل آزاری نہ کریں اور اسلام کے سواد اعظم کو ایذا نہ دیں'' (۲۷)

✪ بے لگام اور بے باک مسلمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ''بے باک طالب علم خواہ کسی فرقے سے ہوں، دین کے چور ہیں'' (۲۸)

حاصل کلام !! لاریب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مسلک اہل سنت و جماعت کے بارے میں فرمودات پڑھ کر قاری بے اختیار یہ پکار اٹھے گا کہ ھٰذا صراط مستقیم (یہی سیدھی راہ ہے)۔ اسلام پاک کی وہی صراط مستقیم جس کے لیے بندوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا تھا کہ اِهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞ (ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت فرما، اُن کی راہ جن پر تو نے احسان فرمایا، اُن کی نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی راہ)۔

و آخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العالمین

نثار احمد جان مجددی سرھندی

میرپورخاص، سندھ

marfat.com

کتابیات

۱۔صراط مستقیم:استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۲۔مجدد ہزارہ دوم: استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۳۔سیرت مجدد الف ثانی:استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۴۔حضرت مجدد الف ثانی:مولینا سید زوار حسین شاہ صاحب

۵۔مکتوبات امام ربانی:دفتر اول،دوم،سوم،حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

۶۔زبدۃ المقامات:خواجہ محمد ہاشم کشمی

۷۔جواہر مجدّدیہ:مولینا احمد حسین خاں مارہروی

۸۔سیرت امام ربانی:ابوالبیان محمد داؤد پسروری

حوالہ جات

وہ حوالے جو موقع پر درج نہیں کیے گئے، درج ذیل ہیں۔

(۱)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد اول حصہ دوم:مکتوب ۲۶۶

(۲)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد اول:مکتوب ۱۱۱

(۳)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد دوم:مکتوب ۶۷

(۴)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد اول:مکتوب ۲۸۳

(۵)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد دوم:مکتوب ۶۷

(۶)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد دوم:مکتوب ۱۰۰

(۷)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد سوم:مکتوب ۲۴

(۸)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد سوم:مکتوب ۱۰۰

(۹)مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ:جلد دوم:مکتوب ۷

marfat.com

(۱۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دو: مکتوب ۲۷۳

(۱۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد، حصہ سوم: مکتوب ۷۲

(۱۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم: مکتوب ۲۷۳

(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد، حصہ اول: مکتوب ۲۵۱

(۱۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۷ و مکتوب ۶۷ جلد دوم

(۱۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۷

(۱۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۲۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۰۵

(۲۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۲۳

(۲۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۹

(۲۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۲

(۲۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۹۳

marfat.com

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4) 20 جنوری 2011

حضرت مجدّد الف ثانیؒ...... دو قومی نظریہ کے بانی

ندائے وطن
نعیم احمد
naeem_green_world@yahoo.com

حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدّد الف ثانیؒ کا اصل کارنامہ، مولانا ابوالحسن علی ندوی کے مطابق یہ ہے کہ انہوں نے نبوتِ محمدی ﷺ اور اس کی ابدیت و ضرورت پر امت میں اعتقاد و اعتماد بحال اور مستحکم کر دیا۔ ان کی تجدیدی تحریک سے ان تمام فتنوں کا سدباب ہو گیا جو اس وقت عالمِ اسلام میں منہ پھیلائے اسلام کے شجرِ طیبہ اور اس کے پورے اعتقادی، فکری اور رُوحانی نظام کو نگل لینے کے لیے تیار تھے۔ ان فتنوں میں اکبر کا دینِ الٰہی اور آئین جدید بھی شامل تھا جو ہندوستان میں نبوت و شریعتِ محمدی ﷺ کی جگہ لینے اور اس کا بدل بننے کا مدعی تھا۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی حیات و خدمات کے مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی مانند واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو برہمنیت اور وحدتِ ادیان کے اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے سے بچا لیا اور ان کے قلوب کو ازسرِ نو دینِ اسلام کے نُور سے منور فرما دیا۔ اصلاح و تبلیغ کے مقدس فریضے کی انجام دہی کے دوران آپ نے قید و بند کی صعوبتیں اور تکالیف کو بڑی استقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اکبر و جہانگیر کے آگے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ مفکر پاکستان حضرت علامہ محمد اقبالؒ آپ کی عزیمت، ہندومت کے جارحانہ احیاء کے آگے بند باندھنے اور ہندوستان میں دینِ اسلام کی اصل رُوح کی وضاحت و سربلندی کے لیے آپ کی لازوال خدمات کے بڑے معتقد تھے اور محبت سے معمور دل لے کر سرہند شریف میں آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے تھے۔ بعد ازاں اپنے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''سجادہ نشین خلیفہ محمد صادق مرحوم نے میرے لیے مزار مبارک پر تخلیہ کرا دیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک مراقب رہا اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روح میری طرف محبت آمیز رنگ میں متوجہ رہی۔ مجھے ماحول کا احساس نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری دینی خدمات سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہو گئی ہیں۔ آج حضور ﷺ کی تم پر خاص نگاہِ کرم ہے۔ میرے قلب میں سوز و گداز کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ خاصانِ خدا کا فیض بعد از وفات بھی جاری رہتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ حضور انور ﷺ کے روضۂ مبارک سے کس قدر فیضان جاری ہے۔ رقت کا عالم بار بار طاری رہا۔ زمان و مکاں کا احساس ختم ہو گیا تھا۔ روحانی فیض میرے رگ و پے میں ساری تھا۔ دل میں اس قدر وسعت پاتا تھا کہ ساری کائنات اس میں سما گئی۔''

آپ نے ہندوستان کے مخصوص سیاسی و سماجی تناظر میں ہندو مسلم مسئلے کا حل امتزاج یا اتحاد کی بجائے پرامن بقائے باہمی اور رواداری کو قرار دیا اور فرمایا کہ ''مسلمان اپنے دین پر اور کفار اپنے دین پر رہیں۔ آیتِ کریمہ لکم دینکم ولی دین کا مطلب یہی ہے۔'' اگر یوں کہا جائے کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ برصغیر میں دو قومی نظریے کے بانی ہیں تو مبالغہ نہ ہو گا کیونکہ بعد کے حالات نے آپ کے نقطۂ نظر کی سچائی پر مہرِ تصدیق ثبت کر دکھائی اور ہندوستان میں نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کا خواب چکنا چور ہو گیا بلکہ یہ خطہ بالآخر مسلمانوں اور ہندوؤں کی دو علیحدہ مملکتوں میں بھی تقسیم ہو گیا۔ دورِ الحاد میں اسلامی تشخص

marfat.com

کے احیاء کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات کے حوالے سے نظریۂ پاکستان ٹرسٹ نے ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز صحافی اور نظریۂ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب مجید نظامی نے کہا کہ پاکستان اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی مانند کھٹک رہا ہے اور ان کے لیے ایک اسلامی مملکت کا ایٹمی قوت ہونا ناقابل برداشت ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور بھارت پر مشتمل شیطانی اتحاد ثلاثہ پاکستان کی ایٹمی قوت غصب کرنے کے لئے سر جوڑے بیٹھا ہے لہٰذا ہمیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار رہنا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود کو صحیح معنوں میں حضرت مجدد الف ثانی کا پیروکار بنائیں۔ نظریۂ پاکستان ٹرسٹ کے وائس چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد نے کہا کہ ہمیں اپنی نئی نسل کو حضرت مجدد الف ثانی کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ ہماری آزادی کے عناصر کو مضبوط کرتے والے تھے۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف حضرت پیر سید محمد کبیر علی شاہ نے اپنے ایمان افروز خطاب میں کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے بڑی بے باکی سے حق گوئی کا فریضہ ادا کیا اور حضور پاک ﷺ کے دین کو مسخ کرنے کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ آج کے دور میں قدرت نے نظریۂ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام جناب مجید نظامی کو تفویض کر رکھا ہے جسے وہ اور ان کے ساتھی پوری تندہی سے نبھا رہے ہیں۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد رکھی جسے جناب مجید نظامی مضبوط سے مضبوط تر کر رہے ہیں۔

معروف دینی سکالر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کہا کہ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں کامیابی کے بعد لندن میں یہ بیان دیا تھا کہ اب کوئی عرب ملک اسرائیل کے خلاف سر نہیں اٹھا سکے گا تاہم ہمیں اصل خطرہ پاکستان اور پاکستانیوں سے ہے اور ہم ان کے سوا دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ انہوں نے کہا یہی وجہ ہے کہ یہود و ہنود نے ایک سازش کے تحت دنیا کی اس سب سے بڑی اسلامی مملکت کو 1971ء میں دولخت کر دیا۔ وہ اب بھی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ دہشت گردی کی صورت میں پاکستان کو جو موجودہ بحران لاحق ہے، اس سے پاکستان کامیابی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا لیکن آپ دیکھیں گے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس سے باحفاظت باہر نکل آئیں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ ہم کفر کی سازشوں کا قوت ایمانی سے مقابلہ کریں نیز قائداعظمؒ اور علامہ محمد اقبالؒ نے ہمیں جن خطرات سے آگاہ فرمایا تھا ان سے خبردار رہیں۔

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان